بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ | ہفتہ ۲۲ جمادی الاول ۱۴۰۴ھ ✦ ۲۵ تبلیغ ۱۳۶۳ ✦ ۲۵ فروری ۱۹۸۴ء | نمبر ۴۶

اخبارِ احمدیہ

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ (لعالی) مدظلہا کی صحت سے متعلق تازہ اطلاع

(۲۳ فروری ۱۹۸۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضعف اور متلی کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ (آمین)

جلسہ سالانہ ۱۹۸۳ء سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا افتتاحی خطاب

نفرتوں کی آگ جتنی چاہو بھڑکاؤ ہمارے صبر کو تمہاری یہ آگ جلا نہیں سکے گی

مَیں اپنے نفرت کرنے والوں کو خوشخبری دیتا ہوں کہ ہماری طرف سے تمہیں ہمیشہ امن نصیب ہوگا

جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہمیں کوئی خوف نہیں ہمیں خدا نے امن کی ضمانت دی ہے

مرتبہ: مکرم یوسف سلیم ملک صاحب ایم اے انچارج صیغہ زود نویسی، ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۳ء جماعت احمدیہ کے ۹۱ ویں جلسہ سالانہ کا افتتاح کرتے ہوئے جو خطاب فرمایا تھا۔ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر اس کا مکمل متن ذیل میں افادۂ احباب کے لئے پیش کر رہا ہے:۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:۔

"وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوْا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ۝ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ۝ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ۝ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۝ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ۝ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝"

(البروج: آیت ۹ تا ۱۷)

اور پھر فرمایا:۔

موجودہ دور کے انسان کی خوش نصیبی اور بدنصیبی:

"یہ دور جس میں سے ہم گزر رہے ہیں اس دور کا انسان بڑا ہی بدقسمت ہے بعض لحاظ سے اور بعض لحاظ سے خوش نصیب بھی ہے۔ خوش نصیب تو اس لحاظ سے کہ یہ وہ دور ہے جس میں وہ داعی الی اللہ پیدا ہوا۔ وہ موعود آیا جس موعود کی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی تھی۔ وہ آیا تاکہ زمانہ کو ہلاکتوں سے بچائے، وہ آیا تاکہ ان انسانوں کو جو اپنے رب کی طرف پیٹھ دکھا کر دور جا رہے تھے واپس اپنے رب کی طرف بلائے۔ بڑا ہی خوش نصیب دور ہے جب ہم اس پہلو سے اس دور کا جائزہ لیتے ہیں کہ ایک منادی الی اللہ پیدا ہوا۔ لیکن ایک اور پہلو سے جب ہم اس دور کا جائزہ لیتے ہیں تو بہت ہی تکلیف دہ حالات سامنے آتے ہیں۔ بہت کم ہیں وہ لوگ جن کو ابھی تک توفیق ملی ہے کہ وہ اللہ کی طرف سے بھیجے ہوئے مصلح، داعی الی اللہ اور نجات دہندہ کو پہچان سکیں۔ اور باقی دنیا کا اس انکار کے نتیجہ میں جو حال ہے وہ اتنا تکلیف دہ ہے اور روز بروز اس انکار کے نتیجہ میں خطرات اتنے بڑھتے چلے جا رہے ہیں کہ بعید نہیں کہ انسان خود دوسرے انسان کی ہلاکت کا سامان کرے اور ساری دنیا کو ایک عالمی جنگ کی لپیٹ میں لے آئے جس کے بعد خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ کس حال میں بچے کھچے انسان باقی رہیں گے۔

نفرتوں کی شکار دنیا:

آج یہ دنیا نفرتوں کا شکار ہے شمال جنوب سے نفرت کر رہا ہے اور جنوب شمال سے مغرب کو مشرق سے نفرت ہے اور مشرق کو مغرب سے۔ اور پھر اپنے اپنے دائرہ میں یہ مزید نفرتوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ مغرب کی تقسیمیں بھی نفرت کی بناء پر ہیں اور مشرق کی تقسیمیں بھی نفرت کی بناء پر ہیں۔ قومیں قوموں سے نفرت کر رہی ہیں اور ملک ملکوں سے۔ اور ایسے ملک بھی ہیں جن میں ایک ہی ملک کے باشندے دوسرے ملک کے باشندوں سے نفرت کر رہے ہیں۔ ان سب نفرتوں کے نتیجہ میں دنیا امن کی راہ تو نہیں دیکھ سکتی۔ حقیقت یہ ہے کہ جنگ کی آگ دراصل پہلے سینوں میں بھڑکا کرتی ہے۔ جب سینے جلتے ہیں تو وہی آگ ہے جو مختلف شکلیں اختیار کرتے ہی دوسرے انسانوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ کبھی وہ زمین سے اٹھتی ہے کبھی آسمان سے برستی ہے۔ نہ سمندر اس کی زد سے محفوظ رہتے ہیں نہ خشکیاں۔ نہ کوہ نہ کاہ۔ ہر جگہ یہ آگ لپکتی ہے۔ جو پہلے سینوں میں

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیار ہوتی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے جہاں آخری زمانہ کی تباہی کا نقشہ کھینچا وہاں سینوں ہی کو ذمہ دار قرار دیا اس آگ کا جو آخری زمانہ میں انسان کو ہلاک کرنے کے لئے خود انسان اپنے ہاتھوں تیار کرے گا۔ فرمایا:۔

"تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ ۝" (الھمزۃ ۱۰۴ - آیت: ۸)

یہ ایسی آگ ہے جو پھر دلوں پر واپس جھپٹے گی جن دلوں میں وہ پیدا ہوئی تھی جن دلوں میں سے باہر آکر اس نے خوفناک شکلیں اختیار کی تھیں۔ پھر وہ واپس پلٹے گی اور انہی دلوں کو جلا کر رکھ دے گی جن دلوں سے یہ پیدا ہوئی تھی۔ غرض اس نفرت کے نتیجہ میں اتنے شدید خطرناک حالات ہیں کہ امن کے جتنے سانس نصیب ہوں بسا غنیمت ہے اور بظاہر اس خوفناک انجام سے بچنے کی کوئی اور صورت نظر نہیں آرہی جو اس وقت انسان کو درپیش ہے۔ ایک ہی صورت تھی اور وہ صورت وہی تھی جس کا میں نے ذکر کیا کہ منادی للایمان پر ایمان لایا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانیت کو بچانے کے جو سامان عطا فرمائے ہیں انہیں قبول کیا جائے ہم اپنے رب کی طرف واپس لوٹ آئیں اس کے سوا اب بچنے کی اور کوئی صورت نہیں لیکن عجیب بات ہے کہ دعوت الی اللہ کو بھی نفرت کے مارے ہوئے انسان نے مزید نفرت کی وجہ بنا لیا محض اس لئے کہ کچھ لوگ اپنے رب کی طرف بلا رہے ہیں اور یہ یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں ایک مصلح کو، ایک نجات دہندہ کو بھیجا محض اس وجہ سے اُن سے نفرت کی جاتی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ۝ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝"

کہ عجیب حال ہے انسان کا کہ بعض لوگوں سے محض اس لئے بھی نفرت کر رہا ہے کہ وہ اپنے رب پر ایمان لے آئے انہوں نے کوئی وجہ نفرت پیدا نہ کی انہوں نے کسی کے گھر لوٹے نہ کسی کو زندہ آگ میں جلایا۔ نہ کسی پر وہ ناواجب حملہ آور ہوئے اور نہ کسی کو گالیاں دیں، نہ یہ تعلیم دی کہ ان کے گھر لوٹو کہ یہ باعث ثواب ہوگا نہ یہ کہا کہ فلاں کو قتل کرو تو تم جنت میں جاؤ گے۔ وہ تو خالصتہً اللہ کی خاطر اس کے نام پر اس کی طرف بلانے والے تھے اس کے سوا کوئی وجہ نہیں ان سے نفرت کرنے کی۔ لیکن جب انسان نفرتوں کا شکار ہو چکا ہوتا ہے تو پھر اُسے یہ بات بھی قبول نہیں ہوتی کہ کوئی ہمیں نجات کی طرف بھی بلائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یہ وہ رب ہے جس کی خاطر ان سے نفرت کی جا رہی ہے لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وہ تو زمین و آسمان کا مالک خدا ہے اس کی بادشاہت صرف آسمان پر نہیں بلکہ زمین پر بھی ہے اس لئے یہ کیسے ممکن ہے کہ اس خدا کے بندوں سے نفرت کر کے انہیں کوئی قوم ہلاک کر سکے۔

امن کی واحد ضمانت:

پس آج دنیا میں جتنی بھی نفرتیں ہیں ان کے خلاف امن کی کوئی ضمانت نہیں ہاں ایک نفرت ہے جس کے خلاف امن کی ضمانت ہے۔ جس کے متعلق حتمی طور پر قرآن کریم بیان فرماتا ہے کہ ان لوگوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا اور وہ وہ نفرت ہے جو محض اللہ کی خاطر قومیں قبول کیا کرتی ہیں۔ دنیا کی کوئی طاقت نہیں ہے جو ان قوموں کو مٹا دے گی جو محض اللہ کی رضا کی خاطر دنیا کو خدا کی طرف بلانے والی ہوتی ہیں۔ انہی لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے قرآن کریم ایک اور جگہ فرماتا ہے:۔

"أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝"

(یونس آیت: ۶۳)

کہ سنو! خدا کے بندے جو خدا کے ولی بن جاتے ہیں جو خدا کے دوست ہو جاتے ہیں۔ اپنے رب سے پیار کرتے ہیں اپنے رب کی محبت کے گیت گاتے ہیں اللہ کی محبت ہی ان کی زندگی بن جاتی ہے۔ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ ان پر کوئی خوف نہیں ہے وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ اور کوئی ایسا وقت ان کی زندگیوں میں نہیں آئے گا کہ وہ غم کریں اور پچھتائیں کہ کاش ہم نے یوں نہ کیا ہوتا اور یوں کیا ہوتا۔ آئندہ کے لئے بھی وہ فکروں سے آزاد ہیں اور ماضی سے متعلق بھی وہ فکروں سے آزاد ہیں اور ان کا حال بھی پُر امن ہے کیونکہ آسمان کا خدا اُن کو امن کی ضمانت دیتا ہے۔

محبت، نفرت پر غالب آئے گی:

پس ساری دنیا کی نفرتوں میں سے سب سے زیادہ ممتاز نفرت جو جماعت احمدیہ کو دوسری ہر نفرت سے الگ کر دیتی ہے وہ یہی نفرت ہے جو اللہ کی خاطر ہم سے کی جا رہی ہے۔ عجیب حالت ہے کہ ہم اللہ کی خاطر اس نفرت کو برداشت کر رہے ہیں اور بعض لوگ اللہ کی خاطر اس نفرت کو ہوا دے رہے ہیں۔ فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے وہی احکم الحاکمین ہے اسی پر ہماری نظر ہے لیکن میں ان نفرت کرنے والوں کو خوب کھول کر بتا دینا چاہتا ہوں کہ تم نفرتوں کی آگ جتنی چاہو بھڑکاؤ ہمارے صبر کو تمہاری آگ جلا نہیں سکے گی۔ بغض و عناد کے الاؤ روشن کرو جتنی تم سے ہمت ہے اس میں ایندھن ڈالو اور اسے خوب بھڑکاؤ لیکن میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ احمدی جو تم سے محبت کرتا ہے اس محبت پر تمہاری نفرت کی آنچ نہیں آئے گی اور نہیں آئے گی۔ محبت زندہ کرنے کے لئے ہوتی ہے اور زندہ رہنے کے لئے ہوتی ہے۔ آج تک کبھی نفرت، محبت پر غالب نہیں آئی اس لئے میں اپنے نفرت کرنے والوں کو یہ خوشخبری دیتا ہوں کہ ہماری طرف سے تمہیں ہمیشہ امن نصیب رہیگا۔ تمہارے دکھ اٹھا کر مرنے والے آخری وقت میں، آخری سانسوں میں تمہیں دعائیں دیتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہونگے۔ اور مجھے یقین ہے کہ یہی دعائیں ہیں جنہوں نے تمہاری تقدیر بدلنی ہے اور تمہیں ہلاکتوں سے بچانا ہے۔

حضرت موسیٰ کے غلاموں کا کردار:

یہ کیسے ممکن ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام نفرتوں سے خوف کھا جائیں اور ڈر جائیں جبکہ موسیٰ علیہ السلام کے غلاموں نے تو ایسا نہیں کیا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے غلاموں یعنی ان ساحروں کو جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ دیکھ کر قبول کیا، جب فرعون نے یہ دھمکی دی کہ میں تمہارے ہاتھ پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ کر پھینک دوں گا اور انتہائی دردناک عذاب دوں گا۔ تم کون ہوتے تھے کہ میری اجازت کے بغیر اس شخص پر ایمان لے آؤ جبکہ اس ملک کی عنان میرے ہاتھ میں ہے، جبکہ میں بادشاہ ہوں اور میرے سوا اور کوئی بادشاہ نہیں۔ جبکہ ساری طاقتیں میرے قبضہ میں ہیں تم کون ہوتے ہو کہ مجھ سے پوچھے بغیر اس موسیٰ پر جس پر بہت تھوڑے آدمی ایمان لائے ہیں تم ایمان لے آؤ۔ اُن کا جواب کتنا پیارا اور کتنا عظیم الشان اور کیسا ابدی زندگی رکھنے والا جواب تھا جو کبھی مر نہیں سکتا وہ جواب یہ تھا:۔

"لَا ضَيْرَ إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا مُنْقَلِبُونَ ۝" (الشعراء آیت: ۵۱)

کہ ہاں جو کچھ ہے کرو ہمارا کوئی نقصان نہیں ہمارا نقصان ہو نہیں سکتا کیونکہ ہم تو اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ ادنیٰ حالت سے اعلیٰ کی طرف چلے جائیں گے۔ بُرے حال سے اچھے حال کی طرف منتقل ہو جائیں گے جس رب کی خاطر ہم جانیں دیں گے اسی رب کے حضور ہم نے حاضر ہونا ہے اس لئے ہمیں کس بات سے ڈراتے ہو۔

محمد مصطفیٰ کے غلاموں کا جواب:

پس اگر موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے وقت کے جابر بادشاہ کو یہ جواب دیا تھا تو آج محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں کا بھی یہی جواب ہے اور یہی جواب ہے اور یہی جواب ہے۔ خدا کی قسم! ہمارے بدنوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں انہیں کوؤں اور چیلوں کو کھلا دیا جائے ہمیں جلا کر خاکستر کر دیا جائے اور ہماری راکھ کو سمندروں کے پانیوں میں بہا دیا جائے تب بھی ہمارے ذرہ ذرہ سے اللہ اور اس کے رسولؐ کی محبت کی آوازیں بلند ہوں گی۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم اپنے رب کی طرف بلانا بھول جائیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم اپنے رب کی طرف بلانا چھوڑ دیں۔ یہ تو ممکن نہیں۔ یہ تو ہمارے بس کی بات نہیں۔ یہ تکلیف ہمیں نہیں دی جا سکتی کیونکہ ہمیں اس کی تعلیم نہیں ہے۔ یہ ہماری سرشت کے خلاف ہے۔ اللہ کی خاطر اللہ کی طرف بلانے والے لوگ دنیا کی دھمکیوں سے نہ کبھی پہلے ڈرے ہیں نہ کبھی آئندہ ڈریں گے۔ دیکھو! ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ کے لئے یہ راستے طے کر کے معین فرما دیئے۔ خدا کی طرف بلانے سے آپ کبھی نہیں رکے۔ انتہائی دکھ آپ کو دیئے گئے انتہائی تکلیفیں آپ کو پہنچائی گئیں۔ وہ جو سرور دو عالم تھا جس کی خاطر کائنات کو پیدا کیا گیا اس حال سے مکہ کی گلیوں سے گزرا کہ سر پر خاک اور راکھ پھینکی جاتی تھی۔ دنیا نے اتنے دکھ دیئے ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور اس قدر شدید اذیتیں پہنچائی گئیں آپ کے غلاموں اور آپ کے ماننے والوں کو کہ اُن کے تصور سے بھی آج بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یقین نہیں آتا کہ انسان کی ہمت اتنی بلند بھی ہو سکتی ہے، صبر اور حوصلے کے پیمانے اتنے بڑے ہو سکتے ہیں کہ کوئی یہ ساری چیزیں خدا کی خاطر برداشت کرتا چلا جائے لیکن ان سب

باتوں کے باوجود ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دعوت الی اللہ سے باز نہیں آئے۔

حضرت ابوطالب کا واقعہ:

وہ واقعہ یاد کریں جب ابوطالب نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک دن یہ کہا کہ اے محمد! اب تو قوم تنگ آچکی ہے۔ تم نے اس دعوت کی وجہ سے قوم کو بہت دکھ دیئے ہیں۔ ان کے صبر کے پیمانے اب لبریز ہو چکے ہیں اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں سمجھا کر کسی طریق سے آمادہ کریں کہ جو کچھ تم پسند کرتے ہو اسے قبول کرو لیکن تمہیں اس دعوت سے باز رکھا جائے۔ اور پھر کفار مکہ کی طرف سے کچھ پیشکش کی گئی کہ یہ یہ چیزیں وہ تمہاری خدمت میں پیش کرتے ہیں تم انہیں قبول کرلو۔ اگر تم بادشاہت چاہتے ہو تو سارے عرب کی بادشاہت کی باگ ڈور تمہارے ہاتھوں میں دی جائیگی اگر تم مال و دولت کی تمنا رکھتے ہو تو سارے عرب کی دولتیں سمیٹ کر تمہارے قدموں میں نچھاور کردی جائیں گی۔ اگر تم حسین عورتوں کی خواہش رکھتے ہو تو سارے عرب میں سے حسین ترین عورتیں تمہارے حرم میں داخل کردی جائیں گی صرف ایک شرط ہے کہ تم دعوت الی اللہ سے باز آجاؤ جانتے ہو کہ ہمارے آقا و مولیٰ سرور دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا جواب دیا آپ نے فرمایا۔ اے چچا معلوم ہوتا ہے کہ آپ تھک گئے ہیں آپ میں میرا ساتھ دینے کی مزید سکت نہیں رہی۔ لیکن میں ایک غلط فہمی دور کر دینا چاہتا ہوں اگر آپ کو یہ خیال ہو کہ آپ کی حفاظت کی وجہ سے میں دعوت الی اللہ کر رہا ہوں۔ اگر آپ کو یہ خیال ہو کہ آپ کے منہ کی خاطر عرب مجھ سے رُکے ہوئے ہیں تو آج اپنی حفاظت واپس لے لیجئے۔ مجھے اس حفاظت کی کوڑی بھر بھی پرواہ نہیں۔ میں خدا کا ہوں اور خدا کی حفاظت میں رہوں گا۔ پھر آپؐ نے فرمایا یہ کیا لالچیں دیتے ہیں۔ خدا کی قسم اگر سورج کو میرے دائیں ہاتھ پر لاکر رکھ دیں اور چاند کو میرے بائیں ہاتھ پر لاکر رکھدیں تب بھی میں خدا کی طرف بلانے سے باز نہیں آؤں گا۔

ہم اپنے آقا سے کیسے بے وفائی کریں

پس ہماری سرشت میں تو یہ تعلیم داخل ہے۔ اس مٹی سے سے گوندھے ہوئے ہم لوگ ہیں۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ دکھ اور تکلیفیں جن کے خوف سے حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کے غلام پیچھے نہیں ہٹے اور تادم آخر اپنے رب کی طرف بلاتے رہے ہم بے وفائی کریں اس آقا سے اور ہم اس بات سے پیچھے ہٹ جائیں یہ ممکن نہیں۔ ہم جو تجدید عہد کر بیٹھے ہیں ہم جنہوں نے آج حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب ترین روحانی فرزند مسیح موعود کو سچا سمجھا اور آپ کی باتوں پر ایمان لائے اور آپ کے ہاتھ پر ان سارے نیک عہدوں کی تجدید کی جو اس سے پہلے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھوں پر کئے جا چکے تھے ہم کیسے باز آجائیں ہم کیسے رک جائیں دیکھو! حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس محبت اور کس پیار سے خدا کی طرف بلایا ہے۔ یہی دعوت ہماری ہے ہم بھی اسی خدا کی طرف اسی محبت اور پیار سے بلانے والے ہیں۔ تمہیں ہماری ذات سے کوئی خوف نہیں۔ ہم کبھی نفرت کی تعلیم نہ دیتے ہیں نہ دی ہے اور نہ آئندہ کبھی دیں گے۔ ہمارا دعویٰ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں صرف اتنا ہے کہ:۔

"ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔ کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔

اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھادوں۔ کس دف سے بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سُن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سُننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔" (کشتی نوح صفحہ ۳۰)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں یہ تعلیم دی کہ جاؤ اور دنیا کو ان الفاظ میں اپنے رب کی طرف بلاؤ کہ:۔

"ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اس کے ہو گئے ہیں۔ وہ غیروں پر جو اس کی قدرتوں کا یقین نہیں رکھتے اور اس کے صادق وفادار نہیں وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا۔ کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔" (کشتی نوح صفحہ ۱۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر فرمایا:۔

"صادق تو ابتلاؤں کے وقت بھی ثابت قدم رہتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ آخر خدا ہمارا حامی ہوگا اور یہ عاجز اگرچہ ایسے کامل دوستوں کے وجود سے خدا تعالےٰ کا شکر کرتا ہے لیکن باوجود اس کے یہ بھی ایمان ہے کہ اگرچہ ایک فرد بھی ساتھ نہ رہے اور سب چھوڑ چھاڑ کر اپنی راہ لیں تب بھی مجھے کچھ خوف نہیں۔ میں جانتا ہوں کہ خدا تعالےٰ میرے ساتھ ہے۔ اگر میں پیسا جاؤں اور کچلا جاؤں اور ایک ذرّے سے بھی حقیر تر ہو جاؤں اور ہر ایک طرف سے ایذا اور گالی اور لعنت دیکھوں تب بھی میں آخر فتحیاب ہوں گا۔ مجھ کو کوئی نہیں جانتا مگر وہ جو میرے ساتھ ہے۔ میں ہرگز ضائع نہیں ہو سکتا۔ دشمنوں کی کوششیں عبث ہیں اور حاسدوں کے منصوبے لاحاصل ہیں۔

اے نادانو اور اندھو! مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو میں ضائع ہو جاؤں گا۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلت کے ساتھ ہلاک کر دیا جو مجھے ہلاک کرے گا۔ یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سنو! کہ میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے۔

جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔ میں کسی کی پرواہ نہیں رکھتا۔"

(اتوار الاسلام روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۲۳)

آپ فرماتے ہیں:۔

"میں اکیلا تھا اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں تھا۔ کیا خدا مجھے چھوڑ دے گا کبھی نہیں چھوڑے گا۔ کیا وہ مجھے ضائع کر دے گا کبھی نہیں ضائع کرے گا۔ دشمن ذلیل ہوں گے اور حاسد شرمندہ اور خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دے گا۔ میں اس کے ساتھ اور وہ میرے ساتھ ہے۔ کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی اور مجھے اس کی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں کہ اس کے دین کی عظمت ظاہر ہو اس کا جلال چمکے اور اس کا بول بالا ہو۔ کسی ابتلاء سے اس کے فضل کے ساتھ مجھے خوف نہیں اگرچہ ایک ابتلاء نہیں کروڑ ابتلا ہو۔ ابتلاؤں کے میدان میں اور دکھوں کے جنگل میں مجھے طاقت دی گئی ہے۔

من نہ آنستم کہ روزِ جنگ بینی پشتِ من
آں منم کاں درمیانِ خاک و خون بینی سرے"

(انوار الاسلام روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۲۳)

ہم امن اور محبت کی راہوں پر چلیں گے

پس جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے ہم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے امن اور محبت کی راہوں پر چلیں گے ہمیں دنیا سے کوئی خوف نہیں کیونکہ خدا کے بندے جو خدا کے ولی ہو جاتے ہیں ان کو دنیا کے خوفوں سے آزاد کیا جاتا ہے۔ ہم وہ آزاد قوم ہیں غیر اللہ کے خوف سے جن کی آزادی پر بھی کوئی تبر نہیں رکھ سکتا۔ ہم اللہ کے ہیں اور اللہ کے رہیں گے۔ اس دنیا میں بھی خدا کے ہیں اس دنیا میں بھی خدا کے حضور حاضر ہوں گے۔ اس لئے ہم سے بہتر ہم سے یقینی امن کی زندگی اور کسی کو نصیب نہیں ہو سکتی۔

امتِ محمدیہ کیلئے دعا:

خطرہ ہمیں اپنی ذات سے متعلق نہیں خوف ہمیں اپنے اوپر نہیں ہاں بنی نوع انسان کے لئے خوف رکھتے ہیں۔ بنی نوع انسان کے لئے پریشان اور محزون رہتے ہیں ان کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ پس آج ہم سب مل کر جو دعا کریں اس میں بنی نوع انسان کے ہلاکت سے بچنے کے لئے بطور خاص دعا کریں اور اس سے بڑھ کر امت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے دعا کریں۔ یہ امت بہت ہی دکھوں کا شکار ہو چکی ہے۔ کوئی ایک ملک بھی تو ایسا نہیں جہاں مسلمانوں کا حال غیر نہ ہو چکا ہو۔ طرح طرح کے مصائب نازل ہو چکے اور طرح طرح کے مصائب منہ پھاڑے دیکھ رہے ہیں اور اپنے وقت کا انتظار کر رہے ہیں۔ مشرق سے مغرب تک تمام مسلمان سلطنتوں میں بے امنی کی روح ہے بے چینی ہے بے قراری ہے۔ بعض مسلمان بھائی بعض دوسرے مسلمان بھائیوں سے لڑ رہے ہیں۔ بعض

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمان ملک بعض دوسرے مسلمان ممالک سے لڑ رہے ہیں۔ ایک ہی نعرہ بلند کرنے والے ایک ہی ملک کے باشندے ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہیں اور خدا تعالیٰ اور محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام پر الیا کیا جا رہا ہے۔ لبنان کے حالات آپ جانتے ہیں کتنے دردناک ہیں۔ کس طرح مسلمان کی آزادی کے علمبرداروں نے ایک دوسرے کا خون بہایا اور کوئی پشیمانی نہیں ہوئی کوئی احساسِ ندامت نہیں پیدا ہوا۔ یہی حال ساری دنیا میں ہو رہا ہے۔ ایران عراق کے ساتھ لڑ رہا ہے اور مسلمان مسلمان کا خون بہا رہا ہے غیر قوموں سے ہتھیار مانگ مانگ کر اور خرید خرید کر مسلمان کے خلاف استعمال ہو رہے ہیں اور ان کی زندگی بھر کی کمائیاں اور جائیدادیں آگ کی نذر کی جا رہی ہیں اور مسلمان کے خون سے ہولی کھیلی جا رہی ہے۔ یہ وہ دردناک حالات ہیں جو ہمارے لئے فکر کا موجب ہیں۔

آج دنیا میں بعض لوگوں کو خطرہ صرف احمدیت سے نظر آ رہا ہے جن سے دنیا کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ وہ جو ساری دنیا کے امن کی ضمانت ہیں، بعض لوگ ان کو خطرہ بیان کر رہے ہیں۔ اور ان باقی سارے خطرات سے آنکھیں بند کر کے بیٹھے ہوئے ہیں اس لئے دعائیں کریں ان آنکھوں کے لئے کہ ان کو بصارت نصیب ہو ان دلوں کے لئے جو بند ہو گئے ہیں اور صداقت کو دیکھ نہیں سکتے ان کی آنکھوں کے سامنے نہایت ہولناک واقعات رونما ہو رہے ہیں لیکن ان کو فکر پیدا نہیں ہوتی۔

اشتراکیت اور مادہ پرستی کا حملہ:

ایک طرف اشتراکیت ہے جو مسلمان ممالک پر بھی قبضہ کرتی چلی جا رہی ہے اُن کے ذہنوں پر بھی قابض ہو رہی ہے اور ان کے دلوں کو بھی اپنا بنا رہی ہے۔ دوسری طرف مادہ پرستی ہے جو ایک اور قسم کا زہر لے کر مسلمان کے رگ و پے میں داخل ہو رہی ہے اور دونوں ہلاکتیں دراصل خدا سے دور لے کر جا رہی ہیں۔ یہ وہ حقیقی خطرات ہیں جو آج بڑی کثرت کے ساتھ اور بڑی تفصیل کے ساتھ مسلمان دنیا کو درپیش ہیں اور دن بدن بڑھتے جا رہے ہیں لیکن کچھ آنکھیں ایسی بھی ہیں جو ان کو دیکھنے سے انکار کر رہی ہیں۔ ان کو کوئی فرق نہیں پڑتا کہ خدائے واحد کے بندے محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام دہریت کا شکار ہو جائیں یا مادہ پرستی کے زہر سے مارے جائیں ان کو سوائے احمدیت کے اور کوئی خطرہ نظر نہیں آ رہا۔

دنیا کو بچانے کی دعا:

پس ان کے لئے دعا کرنا ہمارا کام ہے۔ ہم اس بات کے لئے پیدا کئے گئے ہیں کہ قول اور فعل ہی سے نہیں دعاؤں کے ذریعہ بھی اس دنیا کو بچانے کا انتظام کریں۔ پس اپنی دعاؤں میں بکثرت اپنے مسلمان بھائیوں کو یاد رکھیں۔ فلسطین کے لئے بھی دعا کریں اور لبنان کے لئے بھی دعا کریں۔ سعودی عرب کے لئے بھی دعا کریں اور یمن کے لئے بھی دعا کریں۔ دعائیں کریں عراق کے لئے بھی اور ایران کے لئے بھی، افغانستان کے لئے بھی اور پاکستان کے لئے بھی۔ ایک ایک مسلمان ملک کا حال اپنے ذہنوں میں حاضر کر کے درد کے ساتھ اور تڑپ کے ساتھ اُن کے بچنے کی دعائیں کریں۔ یہ امت مرحومہ آج بہت ہی مظلوم ہے اتنے دکھوں کا شکار ہے کہ بعض دفعہ راتوں کو بے چین ہو کر میں خدا کے حضور گریہ وزاری کرتا ہوں کہ اے میرے مولا! ان کو بچا لے۔ یہ ہم سے نفرتیں کرتے ہیں تو کرتے رہیں لیکن ہماری محبت میں آنچ نہیں آئے گی۔ ہم تو ان کا سُکھ دیکھ کر ہی راضی ہوں گے ان کے دُکھ دیکھ کر راضی نہیں ہوں گے۔

عرب دنیا کے لئے دعا کی تحریک:

ان دعاؤں میں آپ شریک ہوں آج بھی شریک ہوں کل بھی شریک ہوں۔ صبح بھی شریک ہوں اور رات کو بھی شریک ہوں۔ عرب دنیا کے دکھ تو ہمارے لئے بطور خاص دکھ کا موجب ہیں۔ محسنِ اعظم ان لوگوں میں پیدا ہوا۔ جس نے ہمیشہ کے لئے سارے زمانوں پر احسان فرمایا ہم اس احسان کو کیسے بھول سکتے ہیں۔ آج اگر ہم روحانیت کی لذت پا رہے ہیں آج اگر ہم خدا سے آشنا ہیں، تو عرب قوم ہی میں ہمارا وہ آقا اور محسن پیدا ہوا تھا جس کے نتیجہ میں آج ہم خدا آشنا ہو گئے اس احسان کو ہم کیسے بھلا سکتے ہیں۔ ہمیں اس قوم سے گہری محبت ہے ان کے دکھ ہمارے دکھ ہیں بلکہ یہ بھی ممکن ہے کہ ان کے دکھ ان سے بڑھ کر ہمارے دکھ ہیں۔ ان کے دُکھ تو تقسیم ہو چکے ہیں یہ تو اندرونی نفرتوں کا شکار ہو کر بعض عربوں کا دکھ محسوس کر رہے ہیں اور بعض عربوں کے دکھ میں خوشی محسوس کرنے لگے ہیں۔ مگر ہمارے لئے ان سب کے دکھ ہمارے دلوں میں جمع ہو کر ایک دکھ بن چکے ہیں اس لئے بہت دعائیں کریں اور کثرت سے دعائیں کریں۔ جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہمیں کوئی خوف نہیں۔ ہمیں خدا نے امن کی ضمانت دی ہے۔ قرآن ہمیں بار بار یاد کراتا ہے۔

"اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝"

پس ہمارے دکھ دوسروں کے لئے ہیں ہمارے خوف دوسروں کے لئے ہیں۔ ہمارے حُزن دوسروں کے لئے ہیں۔ اس لئے بکثرت دعائیں کریں اور اس جلسہ کے دوران ذکرِ الٰہی پر زور دیں۔ صبح شام اٹھتے بیٹھتے بازاروں میں چلتے ہوئے گھروں کے اندر ہر وقت اپنی زبان کو ذکرِ الٰہی اور درود سے تر رکھیں۔ اس کثرت کے ساتھ ذکرِ الٰہی کریں اور درود بھیجیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کو قبول فرمائے اور سارے عالمِ اسلام پر رحمت کی بارشیں برسنے لگیں۔"

محترم چوہدری ظفر اللہ خان کے اعزاز میں جماعت برطانیہ کی طرف سے:

تقریب الوداع

محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب لندن میں دس سال قیام فرما رہنے کے بعد اب مستقل طور پر رہائش کے لئے پاکستان تشریف لے گئے ہیں۔ لندن سے انکی روانگی کے موقع پر جماعت احمدیہ برطانیہ کی طرف سے ایک الوداعیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں برطانیہ کی تمام جماعتوں کے تقریباً چار سو نمائندگان شامل ہوئے۔ یہ تقریب مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۸۳ء کو محمود ہال لندن میں منعقد ہوئی۔

اس پر وقار تقریب کا آغاز محترم حافظ قدرت اللہ صاحب کی تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا۔ صدارت کے فرائض محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ انگلستان نے سرانجام دیئے۔ تلاوت کے بعد مکرم محمد شریف صاحب اشرف نے درثمین سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا شیریں کلام پڑھ کر سنایا۔ جس کے بعد محترم چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں نیشنل پریذیڈنٹ برطانیہ نے موقع کی مناسبت سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جماعت احمدیہ برطانیہ کی نمائندگی کرتے ہوئے مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے حضرت چوہدری صاحب کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ آپ نے سب سے پہلے قرآن مجید کی آیت لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ پڑھی اور اس کے بعد انگریزی زبان میں پُراثر الفاظ میں حضرت چوہدری صاحب کے کارہائے نمایاں کا تذکرہ کیا۔ آپ نے بتایا کہ محترم حضرت چوہدری صاحب انگلستان میں دس سال کا طویل عرصہ گزارنے کے بعد اب واپس پاکستان تشریف لے جا رہے ہیں۔ اس لئے ہم اس موقع پر جمع ہوئے ہیں اور جماعت احمدیہ برطانیہ کی طرف سے حضرت چوہدری صاحب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور خدا حافظ کہتے ہیں۔ اور ہم سب دُعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت چوہدری صاحب کو ہر طرح اپنی حفظ و امان میں رکھے اور احمدیت کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔

محترم شیخ صاحب نے بتایا کہ حضرت چوہدری صاحب کے قیام کے عرصہ میں جماعت کے ممبران نے اپنی اپنی استعداد کے مطابق استفادہ کیا۔ روحانی، علمی اور تربیتی میدان میں جماعت کو خاص فائدہ ہوا۔ آپ کی زندگی کا سب سے نمایاں پہلو ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے گیارہ سال کی عمر میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ مبارک پر بیعت کرنے کی توفیق بخشی اور حضرت مسیح موعودؑ کے صحبت یافتہ بزرگوں کے مقدس گروہ کی صف میں کھڑا کیا اور آپ آج ان چند خوش نصیب افراد میں سے ہیں جو آسمان احمدیت پر روشن ستاروں کی طرح چمک رہے ہیں۔

آپ کے بزرگ والدین نے آپ کی اس رنگ میں تربیت فرمائی کہ جس نے آپ کی آئندہ زندگی کے لئے مشعلِ راہ کا کام دیا اور جماعت احمدیہ کی بے لوث اور عظیم الشان خدمات سرانجام دینے کی توفیق بخشی۔

محترم حضرت چوہدری صاحب نے پنجاب یونیورسٹی سے گریجویشن کے بعد کنگ کالج لندن میں داخلہ لیا اور بار ایٹ لاء بڑے اعزاز کے ساتھ پاس کیا۔ ۱۹۱۴ء میں آپ نے قانون دان کی حیثیت سے اپنی زندگی کا آغاز کیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں ایک ممتاز قانون دان کی حیثیت سے غیر منقسم ہندوستان میں مسلمانوں کی آزادی کے لئے شاندار خدمات سرانجام دیں۔ ۱۹۳۱ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کے لئے دہلی کے اجلاس میں صدارت فرمائی۔ گول میز کانفرنس منعقدہ لندن میں بھی آپ نے ہندوستان کے سیاسی مستقبل کا فارمولہ پیش کیا۔ ۱۹۴۱ء سے

(باقی صفحہ ۸ پر)

فریضۂ نماز کا اہم ضابطہ

صفوں کی درستی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صفوں کو سیدھا اور ایک دوسرے سے مل کر نماز کی ادائیگی کا افادی فلسفہ

مکرم مولانا شیخ نور احمد
صاحب منیر مربی سلسلہ

(۱)

قرآن کریم میں فریضۂ نماز کی ادائیگی کا ارشاد بار بار پُرشوکت انداز میں ہوا ہے اور نماز میں کوتاہی اور سستی کرنے والوں کے متعلق سخت الفاظ آئے ہیں اور اس کے بالمقابل جو لوگ اس فریضہ کی ادائیگی میں باقاعدگی اور اہتمام کرتے ہیں ان کو نفسِ مطمئنہ دیا جاتا ہے کیونکہ وہ ارشاد ربانی ان الصلوٰۃ کانت علی المؤمنین کتاباً موقوتا پر عمل کرتے ہیں اور ایسے اشخاص کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ارجعی الیٰ ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی کا سرٹیفکیٹ دیا جاتا ہے۔

فریضۂ نماز کے چند آداب و احکام اور ضوابط ہیں۔ اور اس کا اہم ترین ضابطہ یہ ہے کہ نماز کی ادائیگی کے وقت صف بندی درست کی جائے۔ صف میں کجی نہ ہو اور ایک دوسرے سے مل کر کندھا سے کندھا ملا ہوا ہو اور صفوں میں شگاف نہ ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی تاکید و تلقین بار بار فرماتے چنانچہ آپ نے یہاں تک فرمایا:۔

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفوا صفوفکم فان تسویۃ الصفوف من تمام الصلوٰۃ (بخاری و مسلم)

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی صفوں کو سیدھا کرو اس لئے کہ صفوں کا برابر کرنا نماز کو کامل کرنا ہے۔

گویا نماز کی تکمیل اور قبولیت کے لئے یہ امر اشد ضروری ہے کہ صف کو سیدھا رکھا جائے اس ارشاد نبویؐ میں کے ساتھ بشارت بھی ہے اور نماز کو بامقصد بنانا ہے نہ کہ ظاہری حرکات پر کفایت کرنا صف کو کیسے سیدھا اور برابر رکھا جائے اس کا طریقہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوں بیان فرماتے ہیں:

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رصوا صفوفکم و قاربوا بینھا وحاذوا بالاعناق فوالذی نفسی بیدہ انی لاری الشیطان یدخل من خلل الصف کانھا الحذف۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

ملا ہوا رکھو صفوں کو اور قریب قریب رکھو اور برابر رکھو گردنوں کو قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں صفوں کے شگافوں میں شیطان کو داخل ہوتے دیکھتا ہوں گویا کہ وہ شیطان کالی بکری کا بچہ ہے۔ (ابوداؤد)

اس حدیث نبویؐ میں صف کے شگاف میں گویا شیطان کو جگہ دینا بتایا گیا یہ شیطان اس شگاف میں پناہ لیتا ہے اور خیالات کو خراب کرتا ہے۔ حضور انورؐ نے صف میں شگاف کے ہونے کو شیطانی فعل فرمایا ہے۔ والعیاذ باللہ

- ولا تذروا فرجات للشیطان ومن وصل صفا وصلہ اللہ ومن قطع صفا قطعہ اللہ (ابوداؤد)

تم صف میں کھڑے ہوتے وقت شیطان کے لئے شگافوں کو مت چھوڑو اور جو صف ملا کر کھڑا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رحمت سے ملائے گا اور جو صف کو کاٹتا ہے یعنی اس میں رخنہ ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے قطع تعلق کرتا ہے۔

- نعمان بن بشیرؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو سیدھا کیا کرتے تھے گویا آپ انکو تیروں سے برابر کیا کرتے (تیروں سے برابر کرنے کا عربی محاورہ ہے یعنی نہایت سیدھا) اور ہمیں صفوں کے درست کرنے کا کافی علم ہو گیا۔ ایک روز آپ تشریف لائے اور نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور قریب تھا کہ تکبیر کہی جائے آپ نے ایک شخص کو دیکھا جس کا سینہ صف سے باہر نکلا ہوا تھا آپ نے فرمایا خدا کے بندو! اپنی صفوں کو برابر کرو ورنہ خدا تمہارے درمیان اختلاف ڈال دے گا۔ (مسلم)

اس صف بندی کے صحیح طریقہ کا مقصد یہ ہے کہ دلوں میں کدورت اور نفرت نہ ہو اور ہمارے کام سیدھے ہوں اور قول سدید کے مطابق ہوں ہمارے کردار اور گفتار میں کسی قسم کی کمزوری اور نقص نہ ہو اور یہ خوبی، کامیابی اور ترقی کا زینہ ہے۔

- حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور نماز قائم کی گئی آپ نے فرمایا کہ صفوں کو درست کرو اور برابر کھڑے ہو میں تم کو پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں (بخاری)

اللہ تعالیٰ نے حضور کو غیر معمولی فراست دی تھی۔ آپ کو صحابہ کرامؓ کے حالات کا علم دیتا تھا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ذاتی طور پر نماز کے اس ضابطہ کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے اہتمام فرماتے تھے۔

- ابو مسعود انصاریؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ہمارے مونڈھوں پر ہاتھ رکھتے اور فرماتے سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور اختلاف نہ کرو کہ اختلاف سے تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے۔

- بعض اشخاص صف کے شگاف کو پُر کرنے کے لئے خود اپنی جگہ سے حرکت نہیں کرتے اور اس کو اپنے وقار کے خلاف سمجھتے ہیں اور اپنی انفرادیت کو قائم رکھنا چاہتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ:۔

کوئی قدم اٹھانا خدا کے نزدیک اتنا پسندیدہ نہیں جتنا کہ وہ قدم جو صف کو پورا کرنے کے یا بھرنے کے لئے اٹھایا گیا ہو۔ (ابوداؤد)

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جن کے مونڈھے نماز میں نرم ہوں۔ (ابوداؤد)

وہ لوگ جو کسی کے کہنے پر ٹس سے مس نہیں ہوتے ان کے لئے اس میں سبق ہے۔ اگر کوئی صاحب جماعت سے اپنے ہاتھ سے صفوں کو سیدھا کرنے کے لئے کسی کے مونڈھے کے زاویہ کو درست کر دے تو اسکی اطاعت کرنی چاہیئے نہ کہ اس سے مخاصمت شروع کر دیں۔ نماز تو انکساری اور تواضع جیسے اخلاق پیدا کرنے کے لئے ہے۔

- حضرت جابر بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم کو حلقہ بنائے بیٹھے دیکھا اور فرمایا کہ تم کو کیا ہوا کہ میں تم کو علیحدہ علیحدہ جماعتوں میں دیکھتا ہوں اس واقعہ کے بعد پھر ایک روز تشریف لائے اور فرمایا تم نماز میں ایسی صفیں کیوں نہیں بناتے جیسی کہ فرشتے اپنے پروردگار کے حضور میں بناتے ہیں۔"

ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! فرشتے اپنے رب کے حضور میں کس طرح صفیں قائم کرتے ہیں آپ نے فرمایا پہلے صفوں کو پورا کرتے ہیں اور پھر صفوں میں مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔ (مسلم)

اس ارشاد نبویؐ میں صف بندی کے طریقہ کو بیان کیا گیا ہے اور مسجد میں ٹولیاں بنا کر اور حلقوں کی صورت بنانے کی ممانعت کی گئی ہے اس سے ذکر الٰہی اور انابت کی کیفیت پیدا نہیں ہوتی اور سنجیدگی کا فقدان ہو جاتا ہے اور صفوں کو برابر رکھنے کا خیال جاتا رہتا ہے۔

- بعض اشخاص جو نماز کی ادائیگی کے لئے تاخیر سے آتے ہیں اور انکی خواہش یہ ہوتی ہے کہ وہ پہلی صف میں بیٹھیں وہ صفوں کو چیرتے ہوئے لوگوں کی گردنوں اور مونڈھوں سے پھلانگتے ہوئے پہلی صف یا اگلی صفوں میں شامل ہوتے ہیں یہ امر انتہائی معیوب ہے اور ناپسندیدہ حرکت ہے۔ نماز اور مسجد کے وقار کے منافی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ممانعت فرمائی ہے چنانچہ اس امر کے متعلق ابوداؤد جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ میں یہ روایت مذکور ہے:۔

حضرت عبداللہ بن بسرؓ نے فرمایا کہ ایک آدمی جمعہ کے روز لوگوں کی گردنوں کو پھلانگتا ہوا (مسجد میں) آیا اس وقت آنحضرت صلی اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علیہ وسلم خطبہ جمعہ دے رہے تھے۔ اس کی اس حرکت پر آنحضرتؐ نے اس کو فرمایا بیٹھ جاؤ تو نے لوگوں کو تکلیف دی ہے۔"

نص صریح اور واضح ارشاد نبوی کی اپنی مرضی کی تاویل کرنا یقیناً غلطی ہے اگر کسی شخص کی قوت سماعت کمزور ہے یا وہ بزرگ خطیب کے چہرہ کو بھی دیکھنا چاہتا ہے یا پہلی صف میں شامل ہو کر زیادہ ثواب حاصل کرنا چاہتا ہے وہ مسجد میں جلدی پہنچ جائے۔ ثواب کا ثواب اور اس کی نیک خواہش بھی پوری ہو جائے گی لیکن لوگوں کی گردنوں اور مونڈھوں کو پھلانگنا اس کا جواز نہیں ہے یہ بد اخلاقی ہے اور تکلیف کا باعث بھی۔

(۲)

مسجد میں نماز کی ادائیگی کا مقصد جہاں تعلق باللہ کا قیام ہے وہاں اخلاقی اقدار کا پیدا کرنا اور ہر قسم کا اخلاقی انحطاط دور کرنا بھی ہے۔ صفوں کو سیدھا رکھنا اور اس میں کسی قسم کا ٹیڑھا پن نہ پیدا ہونے دینا اس کا مقصد ہی یہ ہے کہ معاشرہ میں تحزب، انتشار ایسی انفرادیت جس میں انکسار نہ ہو نہ تواضع ہو ناقابل برداشت ہے اور نہ ایسا شخص خدا تعالےٰ کی رضاء کو حاصل کر سکتا ہے۔ باہمی تعلقات میں قول سدید کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ افتراق، انشقاق اور اختلاف اسلامی معاشرہ کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہے۔

اس حکم میں نفس کی اصلاح اور تطہیر و تعمیر ہے اور شیطانی حرکات کا مقابلہ کرنا ہے۔ نظام جماعت کے قیام میں تعاون کرنا ایک دوسرے کے ساتھ الفت و موانست اور اخوت کا پیدا کرنا ہے۔ الغرض نماز باجماعت میں کیا ہی ایمان افروز منظر ہوتا ہے جہاں چند لمحات کے لئے ہر طبقہ کے اشخاص، شاہ و گدا، امیر و فقیر، آجر و اجیر، افسر و ماتحت سب بلا امتیاز ایک ہی صف میں شانہ بشانہ دربار ربانی میں سربسجود ہوتے ہیں ؎

بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

مبارک ہیں وہ جو نماز کی ادائیگی کے وقت صف بندی کا خیال رکھتے ہیں اور صفوں کو سیدھا اور برابر رکھتے ہیں۔ نماز کے اس اہم ضابطہ میں انفرادی اور اجتماعی مفادات اور برکات ہیں۔

احباب کو ان برکات کے حصول کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔

حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ تیرا کسی چیز سے محبت کرنا اندھا اور بہرا کر دیتا ہے (حدیث النبیؐ)

برائے فوری و خصوصی توجہ سیکرٹریان ناصرات

حسب ارشاد سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کتابچہ "پہلی مسلمان عورت" اور کتابچہ "صحابہؓ کی کہانیاں" ناصرات کے نصاب میں مقرر کیا گیا ہے۔ دونوں کتابچے بالترتیب ناصرات کے معیار اول اور معیار دوم کے لئے ہیں۔ امتحان مئی کے پہلے ہفتہ میں ہوگا ناصرات کی سیکرٹریان جلد از جلد دفتر لجنہ مرکزیہ سے مطلوبہ تعداد میں یہ کتابیں منگوالیں۔ قیمت فی کتابچہ -/۳ روپے ہے۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

پیارے اطفال بھائیو!

- کیا آپ مجلس کے اجلاسات میں شامل ہوتے ہیں؟
- کیا آپ نماز باجماعت کی پابندی کرتے ہیں؟
- کیا آپ اپنا چندہ باقاعدگی سے دیتے ہیں؟

(ایڈیشنل سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ناظم صاحب اطفال!

- کیا آپ نے ماہانہ کارگزاری کی رپورٹ ارسال فرمادی ہے؟
- کیا آپ اس امر کا خیال رکھ رہے ہیں کہ کوئی طفل ننگے سر نہ پھرے؟

خدا تعالےٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

(ایڈیشنل سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ

قرآنی حکم (کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ) کے مطابق مجالس انصار اللہ انتظام فرمائیں کہ ان کے اراکین اپنے دوستوں کے ہمراہ مرکز احمدیت سے استفادہ کر سکیں۔ کیونکہ ؎

صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوفِ کردگار

(قیادت اصلاح و ارشاد انصار اللہ مرکزیہ)

پتہ درکار ہے

مکرمہ زینت صدیقہ صاحبہ زوجہ محمد غیاث صاحب نے ۱۹۶۵ء میں کراچی سے وصیت کی تھی ان کا وصیت نمبر ۱۸۰۷۱ ہے۔ نظارت ہذا کو موصیہ کے ایڈریس کی ضرورت ہے۔ کراچی کے ایڈریس پر موصیہ کو رجسٹری بھجوائی گئی تھی واپس موصول ہو چکی ہے اگر کسی کو موصیہ کے ایڈریس کا علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں۔ اپنے موجودہ ایڈریس سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ (نظارت بہشتی مقبرہ)

ضروری اعلان برائے چندہ وقف جدید ناصرات

تمام مجالس ناصرات شہر قصبات اور دیہات کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ناصرات کا چندہ وقف جدید اطفال سے الگ لفظ ناصرات یا شعبہ ناصرات لکھ کر وضاحت کرتے ہوئے دفتر وقف جدید میں جمع کروائیں کوئی بھی سیکرٹری ناصرات چندہ وقف جدید اطفال کے ساتھ مرد عہدیداروں کو نہ دیں۔ بمجبوری اگر دیں تو ناصرات کی رقم کے ساتھ شعبہ ناصرات لکھیں ورنہ ناصرات کے چندہ کا پتہ نہیں چلتا۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

تحریک جدید کے دفتر اوّل کے مجاہدین کو ہمیشہ زندہ رکھا جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ سال دفتر اوّل کے بارے میں فرمایا:۔

"میری خواہش ہے کہ یہ دفتر قیامت تک جاری رہے اور جو لوگ ایک دفعہ اسلام کی ایک مثالی خدمت کر چکے ہیں ان کا نام قیامت تک نہ مٹنے پائے اور ان کی اولادیں ہمیشہ ان کی طرف سے چندہ دیتی رہیں۔"

مجاہدین دفتر اوّل کے لواحقین سے درخواست ہے کہ وہ پیارے امام ایدہ اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے بزرگوں کا چندہ جاری کریں۔

(وکیل المال اوّل)

سنِ پیدائش سے مجاہدہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی یہ بابرکت تحریک کہ بچوں کو بھی تحریک جدید کا مجاہد بنایا جائے۔ پر لبیک کہتے ہوئے مکرم ملک خالد محمود صاحب اقصیٰ روڈ ربوہ نے اپنی نومولود بچی عزیزہ ریحانہ محمود کی طرف سے پچاس روپے بھجواتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ وہ انشاء اللہ تا حیات اس کی طرف سے -/۵۰ روپے سالانہ ادا فرماتے رہیں گے۔ اللہ تعالےٰ ان کو خیر و برکت سے نوازے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

مطالبہ تحریک جدید: "اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں!"

قیادت تحریک جدید
انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محبوب امام ایدہ اللہ کی آواز پر مخلصین جماعت کا لبیک

:- کراچی شہر قسط ۶ :-

۱- مکرم ڈاکٹر سید محسن حسن صاحب	ڈیفنس سوسائٹی	۱۵۰۰	روپے رقم وعدہ
۲- " بریگیڈیئر عبدالوہاب صاحب ریٹائرڈ	" "	۱۵۰۰	" " "
۳- " " سید ممتاز احمد صاحب	" "	۱۳۰۰	" " "
۴- " کموڈور محمد سلیم صاحب	" " "	۱۳۰۰	" " "
۵- " بابو عنایت اللہ صاحب	حلقہ ڈرگ روڈ	۱۵۰۰	" " "
۶- " طاہر احمد صاحب ہاشمی	" النور سوسائٹی	۱۳۰۰	" " "
۷- " محمد داؤد صاحب	" دستگیر سوسائٹی	۱۴۰۰	" " "
۸- " سکواڈرن لیڈر سید منصور احمد صاحب	" ڈرگ روڈ	۱۲۰۰	" " "
۹- " ملک سعید رشید صاحب	" ڈیفنس سوسائٹی	۱۲۰۰	" " "
۱۰- " کیپٹن نعمت اللہ صاحب صدیقی	" شرقی	۱۶۰۰	" " "
۱۱- " چوہدری حفیظ اللہ خان صاحب ڈویژنل انجینئر	"	۱۵۰۰	" " "
۱۲- " میاں عبداللطیف صاحب شاہ کوٹی		۱۲۲۵	" " "
۱۳- " شیخ اعجاز مسعود صاحب	ڈیفنس	۱۲۰۰	" " "
۱۴- " مرزا محمد افضل صاحب	مارٹن روڈ	۱۲۰۰	" " "
۱۵- " سید ظفر اقبال صاحب	محمد علی سوسائٹی	۱۴۰۰	" " "
۱۶- " " ناصر ارتضیٰ علی صاحب مع فیملی	" "	۱۳۲۰	" " "
۱۷- " کیپٹن نواب محمد احمد خان صاحب	" "	۱۲۰۰	" " "
۱۸- " ملک خالق داد خان صاحب	محمود آباد	۱۲۰۰	" " "
۱۹- " شکور منان صاحب ولد میجر منان صاحب	PECHS	۳۰۰۰	" " "
۲۰- " میجر نواز صاحب منہاس	ماڈل کالونی	۱۵۰۰	" " "
۲۱- " ملک جمیل احمد صاحب	ناظم آباد وسطی	۱۶۰۰	" " "
۲۲- " " منیر احمد صاحب	" " "	۱۵۰۰	" " "
۲۳- " سید محمود احمد صاحب	" " "	۱۲۰۰	" " "
۲۴- " چوہدری فیاض احمد صاحب	محمد علی سوسائٹی	۱۵۵۰	" " "
۲۵- " میجر زین العابدین صاحب	ڈیفنس	۱۱۰۰	" " "
۲۶- " عزیز حسین صاحب	محمد علی سوسائٹی	۱۴۰۰	" " "
۲۷- " سید حضرت اللہ پاشا صاحب	ڈیفنس سوسائٹی	۱۱۰۰	" " "
۲۸- " بشیر احمد صاحب کھوکھر معہ بیگم صاحبہ	اورنگی ٹاؤن ط	۱۱۰۰	" " "
۲۹- " مستری عبدالحمید صاحب معہ فیملی	" " ط	۱۱۰۰	" " "
۳۰- " چوہدری بشیر الدین صاحب	ڈرگ روڈ	۱۰۴۵	" " "

عشرہ اصلاح وارشاد

۸ مارچ سے ۱۷ مارچ ۱۹۸۴ء

۱- اس عشرہ میں ہر رکن کو الداعی الی اللہ بننے کی مشق کرنی ہے۔

۲- ناظمین اضلاع اور زعماء مجالس انصار اللہ عشرہ منانے کے لئے انفرادی اور اجتماعی پروگرام بنا کر ہمیں بھی آگاہ کریں۔

ماٹو یاد رکھیں

ہیں گے صداقتِ اسلام کچھ بھی ہو
جائیں گے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں
محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

(قیادت اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ)

الفضل کی اشاعت دس ہزار تک پہنچانے کی مہم

ہمتِ مرداں مددِ خدا

اخبار الفضل کی اشاعت بڑھانے اور اسے دس ہزار تک پہنچانے کے لئے ہمت کیجئے۔ یہ کوئی مشکل یا کٹھن منزل نہیں ہے۔ صرف اس کے لئے توجہ کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ خود برکت ڈالیگا۔ سچ ہے "ہمتِ مرداں مددِ خدا"

(منیجر الفضل ربوہ)

اعلان نکاح

حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحبؓ شہید کابل کی پڑپوتی عزیزہ صاحبزادی سیدہ امۃ القیوم لطیف بنت جناب صاحبزادہ محمد احمد صاحب لطیف کا نکاح ۲۷ دسمبر ۱۹۸۳ء کو محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے ۲۵ ہزار روپے حق مہر پر عزیزم سید عبدالشکور صاحب ایم ایس سی۔ ٹیکنیکل انجینئر ابن جناب سید محمود احمد شاہ صاحب کے ساتھ مولینا سید منیر احمد صاحب باہری کے مکان پر پڑھا۔

بچی صاحبزادہ حافظ سید محمد طیب صاحب لطیف کی پوتی ہے اور سید عبدالشکور صاحب سید منیر احمد صاحب باہری کے بھانجے ہیں۔

احباب جماعت سے جانبین کے لئے اس رشتہ کے نہایت بابرکت ہونے کی دعا کی درخواست ہے۔ عزیزم صاحبزادہ محمد احمد صاحب لطیف ایک لمبی علالت کے باعث صاحب فراش ہیں۔ ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور عمرِ دراز کے لئے بھی احباب سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(سیدہ ہادی ناصر بنت حضرت صاحبزادہ سید محمد طیب صاحب لطیف مرحوم)

تقریب شادی

مکرم شیخ رفیق احمد صاحب ابن شیخ عبدالشکور صاحب (مرحوم) کی شادی ہمراہ عزیزہ طینت بیگم صاحبہ بنت مکرم میاں محمد عبدالرزاق صاحب حال مقیم امریکہ بتاریخ ۳۰-۱۲-۸۳ ریٹنجن (RATINGEN) میں انجام پائی۔

تقریب رخصتانہ میں مکرم عبدالباسط صاحب طارق مبلغ سلسلہ مغربی جرمنی نے دعا کروائی دعوت ولیمہ کی تقریب یکم جنوری ۱۹۸۴ء کو منعقد ہوئی جس کے بعد صدر جماعت احمدیہ ریٹنجن (RATINGEN) مغربی جرمنی محترم منور احمد صاحب اختر نے دعا کروائی۔

مکرم شیخ رفیق احمد صاحب کا نکاح ربوہ میں مکرم و محترم سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے مبلغ بارہ ہزار (جرمن مارک) 12000/DM حق مہر پر پڑھا تھا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت بنائے اور اپنے فضلوں اور رحمتوں سے ہر آن نوازتا رہے (آمین)

(عبدالرحمٰن ظفر مبلغ سلسلہ ہیمبرگ مغربی جرمنی)

اعانت الفضل

- مکرمہ طاہرہ مسعود صاحبہ نے -/۵۰ روپے اعانت الفضل میں بھجوائے ہیں اور دعا کی درخواست کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی سب مرادیں پوری کرے اور اپنے فضل سے نوازے

- مکرمہ شاہدہ طاہر زوجہ طاہر عمر منیجر یونائیٹڈ بنک برمنگھم لنڈن نے اپنی بیٹی سائرہ طاہر اور بیٹے فیصل طاہر کے قرآن کریم ختم کرنے کی خوشی میں -/۱۸۰ روپے برائے اعانت الفضل بھجوائے ہیں۔

خدا تعالیٰ ان کے بچوں کو صحت و سلامتی سے رکھے نیک لائق اور خادم دین بنائے۔ آمین۔ (منیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ الوداعی تقریب۔ صفحہ ۴

۱۹۴۷ء تک سپریم کورٹ آف انڈیا کے جج کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں۔ بانیٔ پاکستان قائداعظم محمد علی جناح نے آپ کو مسلمانوں کی طرف سے پنجاب بونڈری کمیشن کا کیس پیش کرنے کی خدمات سپرد کیں۔ نیز یو۔این۔او کی جنرل اسمبلی میں پاکستان کے پہلے وفد کی قیادت کا شرف حاصل ہوا۔ اور پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ کے عہدہ پر متمکن ہوئے۔ اور مسلسل سات سال کے عرصہ تک پاکستان کی عظیم الشان خدمات سرانجام دیں۔ اس عرصہ میں جموں اور کشمیر کا کیس پیش کرنے اور ان کے حق خود ارادی کے حقوق کے حصول میں جدوجہد فرمائی۔ نیز دنیا کے مسلم ممالک کی آزادی کی خاطر لیبیا، ٹیونس، مراکو، الجیریا اور فلسطین کے حقوق کی بحالی کے لئے بھرپور مدد کی کہ آج ۳۶ سال بعد بھی ان ممالک کے باشندوں کے دلوں میں انکی یاد تازہ ہے۔

۱۹۵۴ء میں آپ نے انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس (ہیگ) کے جج کی حیثیت سے فرائض سرانجام دیئے۔ ۱۹۶۱ء سے ۱۹۶۴ء تک یو۔این۔او میں پاکستان کے مستقل مندوب کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں۔ اور جنرل اسمبلی کے سترویں اجلاس کی صدارت فرمائی۔ ۱۹۶۴ء میں انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس میں دوبارہ کام شروع کیا اور ۱۹۷۰ء میں اس کے صدر بنے۔ ۱۹۷۳ء میں وہاں سے فراغت کے بعد اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۂ وقت کی ہدایت کے مطابق اپنی تمام صلاحیتوں کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے وقف کر دیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ اور حضرت مصلح موعودؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی راہنمائی اور دعاؤں نے آپ کے مستقبل کو روشن کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کی بیعت لیتے وقت سب سے پہلے آپ کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لے کر بیعت لینے کا سلسلہ شروع فرمایا۔ اور اس طرح عزت کا نمایاں مقام عطا فرمایا۔

جماعت احمدیہ برطانیہ کے احباب کی آپ نے ایسی خدمات سرانجام دی ہیں کہ جن کو الفاظ کا جامہ نہیں پہنایا جا سکتا۔ گھریلو تنازعات کو دور کرنے کے لئے آپ نے محکمہ قضاء کے نہایت اہم فرائض ادا کئے۔ نئی نسل کے نوجوانوں کی روحانی تربیت کے لئے آپ نے خاص دلچسپی لی اور اس سلسلہ میں جماعتوں کے دورے فرمائے اور جلسوں میں اہم تقاریر فرمائیں۔

احمدیہ مسلم مشن برطانیہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر آپ نے مشن ہاؤس اور محمود ہال کی تعمیر کے اخراجات اپنی جیب سے ادا کر کے ایک اہم ضرورت کو پورا فرمایا۔ آپ کی اس مساعی کو آئندہ نسلیں رشک کی نگاہ سے دیکھیں گی۔

اسلام کے لئے آپ کی علمی خدمات سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ، احادیث کا ترجمہ تحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ترجمہ اور دیگر بے شمار کتب علم کے پیاسوں کے لئے آب حیات کا کام دیں گی۔

آخر میں محترم شیخ صاحب نے کہا کہ ہم ایک بار پھر حضرت چوہدری صاحب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت چوہدری صاحب کو بہتر جزا عطا فرمائے۔ آمین۔

•

سپاسنامہ کے جواب میں حضرت چوہدری صاحب نے ایک مختصر مگر جامع خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے احباب جماعت کی طرف سے محبت و احترام کے اظہار پر شکریہ ادا کیا اور اس امر پر خاص طور پر زور دیا کہ دینی، قومی اور ملی خدمات کے میدان میں جو کچھ بھی کرنے کی توفیق ملی یہ سب محض اور محض اللہ تعالیٰ کا فضل تھا۔ اگر وہ فضل شامل حال نہ ہوتا تو ذرہ برابر بھی کوئی کام نہ ہو سکتا۔

حضرت چوہدری صاحب کے خطاب کے بعد دعا کے ساتھ یہ ایمان افروز تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک ؛

محترمہ استانی امۃ القیوم بیگم عرف بی بی جی وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

خاکسار کی خالہ محترمہ استانی امۃ القیوم بیگم عرف بی بی جی آف شورکوٹ شہر ضلع جھنگ مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۸۴ء چند دن بیمار رہنے کے بعد بقضاء الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

وفات کے وقت عمر تقریباً ستر سال تھی۔ مرحومہ بہت خوبیوں کی مالک تھی۔ تقسیم ملک کے بعد سے مستقل طور پر شورکوٹ شہر میں قیام کیا۔ وہاں کی لجنہ کی صدر آج سے دو سال قبل تک رہیں۔ آج سے سولہ سترہ سال قبل محکمہ تعلیم سے ریٹائر ہونے کے بعد گھر میں بچوں کو قرآن مجید پڑھانا شروع کر دیا۔ نہایت شفیق استاد۔ دیانتدار۔ پابند صوم و صلوٰۃ۔ ذکر الٰہی بروقت کرتیں۔ پردہ کی اتنی پابند تھیں کہ آخری دم تک کالا برقعہ پہنا۔ خلیفۂ وقت کے ہر چھوٹے بڑے حکم پر دل و جان سے عمل کرنے والی تھیں۔ ان تمام خوبیوں کی وجہ سے ہر چھوٹا بڑا خواہ رشتہ و عمر میں بڑا ہو اُن کو بڑے ہی ادب سے بی بی جی کہہ کر پکارتا تھا۔

آخر میں قارئین الفضل سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو دامن رحمت میں پُرسکون اور اعلیٰ مقام عطا کرے اور ہم پسماندگان کو ان کی جدائی کا صدمہ برداشت کرنے کی ہمت عطا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار استانی امۃ الحفیظ بیگم اہلیہ مکرم خالد رشید رانا صاحب حال مقیم کولون مغربی جرمنی)

ولادت

میرے بیٹے عزیزم سید تنویر احمد شاہ سلمہ اللہ حال کینیڈا کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۶ جنوری ۱۹۸۴ء بروز جمعہ بیٹی عطا فرمائی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ریحانہ عصمت نام رکھا ہے۔ نومولودہ سید محمد بشیر شاہ صاحب آف پھگلہ کی نواسی ہے۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ بچی کو نیک صالحہ خادمۂ دین بنائے اور لمبی عمر سے نوازے۔ آمین۔

(سید بشیر احمد شاہ مینیجر دواخانہ خدمت خلق ربوہ)

شکریہ و درخواست دعا

محترمہ زبیدہ خاتون صاحبہ ملتان چھاؤنی نے اپنے بیٹے کے ڈاکٹر بننے کی خوشی میں ۵۰/- روپے برائے اعانت الفضل بھجوائے ہیں۔

احباب ہر دو کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ (مینیجر الفضل)

آل پاکستان بیڈمنٹن ٹورنامنٹ

فضل عمر سپورٹس کلب کے زیر اہتمام مورخہ ۱۶ تا ۱۸ مارچ ۱۹۸۴ء آل پاکستان انوی ٹیشن ٹورنامنٹ ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں ملک بھر سے بہترین کھلاڑی شرکت کر رہے ہیں۔ بیڈمنٹن کے اچھے کھلاڑی اس سلسلہ میں اپنے اپنے قائد صاحب ضلع سے رابطہ قائم کریں۔ ٹورنامنٹ سے متعلق اچھی تجاویز کا بھی خیر مقدم کیا جائے گا۔

(مرزا طیب احمد سیکرٹری آل پاکستان انوی ٹیشن ٹورنامنٹ کمیٹی ایوان محمود۔ ربوہ)

اکسیر سرکن
جانوروں کا پیشاب کے ساتھ خون آنا۔
فی پیکٹ -/۳، درجن -/۲۷۔
گرس ۳۰۲/۴۰
بونس علاوہ۔ تفصیلات کے لئے
کیوریٹو ویٹرنری کمپنی
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون ۶۰۷/۱۹۶

نعیم جنرل سٹور
مین بازار ○ شیخوپورہ

پیڈ پرنٹرس
کی عمدہ ورائٹی ہمارے ہاں
دستیاب ہے۔
پروپرائٹر: نعیم احمد کھوکھر